حسن توفیق خدای دو جہان سی ہے

مثنوی شہر آشوب متضمن حالات شہر لکھنؤ اور بیان سفر [illegible] جناب عالیہ متعالیہ
و مرزا [illegible] بہادر معہ گفتگو ہی لندن اور ترقی مدارج حضرت سلطان عالم خلد اللہ ملکہ کی موسومہ

لطیفۂ فرقت

از تصنیفات شاعر بی نظیر بلبل باغ کشمیر رونق گلزار فصاحت سید [illegible] تخلص فرقت
[illegible] شاگرد رشید فخر شعرای ماضی و حال [illegible] یادگار [illegible] جناب سید [illegible] حسن امانت

در مطبع مہدیہ باہتمام محمد مہدی طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صفت پہلی قدرت کی اوسکی رقم — کہ جو ہی خداوند لوح و قلم

وہ دانا وہ قادر وہ ستار ہی — وہ داور وہ رحمان وہ غفار ہی

کوی اوسکی صفت کو لکھی زری — ہوا پر رکھا جسنے نیلوفری

یہہ ورد زبان مجکو ہی بار بار — بقول حسن عاشق کردگار

پرستش کی قابل ہی تو ای کریم — کہ ہی ذات تیری غفور الرحیم

عنایت کی جسپر کہ ہی تو نے نظر — اوسی چشم بد سی بچالیو نگر ضرر

کئی گنج تو کرو ولبندی گرای — بافگندن کس نیفتد ز پا

ہین تیری جلوہ کا کس جا ظہور — تیری نور سی جل گیا کوہ طور

رواں ہیں فلک پر جو شام و سحر — تیری جستجو میں ہیں شمس و قمر

دئی ہر چمن کو شجر بے مثال — جسی چاہی تو دم میں کر دی نہال

چمن کی طرف جبکہ جاتا ہو نہین — تیرا رنگ ہر گل مین پاتا ہو بین
زبان فرقت اب حمد مین بند کر — رقم کر کہ اب نعت خیر البشر

نعت حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم

امام رسل پیشوای سبیل — امین خدا مہبط جبرئیل
وہی باعث اوج افلاک ہی — زمین پر وہی شاہ لولاک ہے
وہ سردار ہی خاص اور عام کا — وہ مختار ہی دین اسلام کا
خدا جب کری اوسکو اپنا امین — نہ کیونکر ہو پہر شافع المذنبین
خلایق اوسکی ہی امت مین کل — وہی ہی زمانی مین ختم رسل

منقبت جناب امیر المومنین صلواۃ اللہ علیہ السلام

وصی اوسکا ہی صفدر نامدار — علی شاہ مردان شہ ذو الفقار
دیا لینی یدا لحرونکو شکست چین — اوسی نی کیی فتح بدر و حنین
جوہر تیغ مین تہی وہ نام خدا — کیا عمرو انتر کی سرکو جدا
اوکہاڑا جو حیدر نی خیبر کا باب — یداللہ سر دست پایا خطاب
وہ ہی نایب حق کا بیشک وزیر — بیان کیا ہو وصف جناب امیر
بس اب تجکو لازم ہی با چشم تر — خدا سی یہہ فرقت مناجات کر

مناجات درگاہ جناب باریمین واسطی ترقی مدارج سلطان العالم

الٰہی میری اب یہہ ہی آرزو — رہی سبکی اسوقت مین آبرو
رعیت کی حالت بہت ہی تباہ — شتابی سی آئی میرا بادشاہ
سکندر روش ناظم جہان — کہ سید بد ورانشہ نوشیروان
تجمل سی شہ کی سواری چلی — گلستان مین باد بہاری چلی
پہری باغ مین وہ شہ نامدار — چمن سی خزان جای آئی بہار

چمک پر جہان کا ستارا رہے ۔ ہمہ گردش میں اختر ہمارا رہے

جلو میں وہی چتر شاہی رہے ۔ سدا سر پہ ظل الہی رہے

چھٹی غم کی ظلمت سے وہ خوش صفات ۔ سکندر کو ملجائے آب حیات

قطعہ بند

محل میں ہو داخل وہ عالیجناب ۔ ہر اک برج ہو منزل آفتاب

خوشی سے پھرے گرد ہر اک پری ۔ اکھاڑہ ہو اندر کا بارہ دری

یہہ غل ہو ہر اک جن میں انسان میں ۔ سلیمان پھر آیا پرستان میں

کوئی شہ کی آنی کا پھر طور ہو ۔ یہہ چرخ اختر کا پھر دور ہو

سواری میں ڈنکا بجے جا بجا ۔ نقیب آگے دیں پھر جلو میں صدا

رہیں شاہ واجد علی بادشاہ ۔ بڑھے دولت و عمر و اقبال و جاہ

جہان دوست انکا ہو وہ شاد ہو ۔ عدو دونو عالم میں برباد ہو

چلیں اپنی کاندھونپہ سنہری وہ پری ۔ سوار ہونگے آگے پری کی پری

پرونکا کرے سایہ ہر اک پری ۔ لگائے یہہ خورشید چتر زری

قدمبوس اقبال ہو پھر شتاب ۔ فلک پیر گر چرخ میں تھامے پھر رکاب

رہے حافظ اوج حق کا ولے ۔ ملائک رہیں سر پہ نادِ علے

ہوا دار لیکر چلیں پھر کہار ۔ وہ گھوڑ دوڑ دن پھر ہو آگے سوار

برابر برابر تسلسل رہے ۔ مسلسل پرا شکل کاکل رہے

رہیں انکو گھیرے امیر و وزیر ۔ ستاروں میں ہو جیسے بدر منیر

خدا پھر دکھائے یہہ ہمکو سمان ۔ ابھی تو سفر کی وہ ہے درمیان

عجب گردش چرخ دوار ہے ۔ جو تھا قطب اختر وہ سیارہ تھا

فلک تجکو بھی کچھ نہ آیا خیال ۔ چھٹے ہیں عزیزوں سے یوسف جمال

بیان بربادی شہر و پریشانی حال رعایا اور ویرانی مکانات کا

غضب ہی جو یہان صاحب تاج ہو — ہی تخت شاہی وہ محتاج ہی

جو ہر جا و ناز ... سنسان ہین — محل شہ کی دیکہو تو ویران ہین

نظر آتی ہر دلپہ کچہہ نگر نہ داغ — ہوا لکہنو یک بیک بیچراغ

نہ وہ لوگ ہین اور نہ وہ ازدہام — نہ وہ صحبتین ہین نہ وہ دہوم دہام

سو سہرو انجم مین ثابت گواہ — ہوا شہر اختر کا سارا تباہ

غرض کو بکو اوڑ رہی خاک ہی — سحر کا گریبان تک چاک ہے

عجب حال ہی شہ کی سرکار کا — پتا ہی کچہہ نہ دربار کا

زبانی کی جو لوگ ہین خوش نہاد — اونہین قول سعدی کا آتا ہی یاد

چو خواہد کہ ویران کند عالمی — وہد ملک در پنجہ ظالمی

گہٹا سب کا چند ہی مین جاہ و جلال — جو تہا ماہ کامل ہوا وہ ہلال

قدم بہر نہ تہی جنکو چلنی کی تاب — ہوی اون ضعیفون کی مٹی خراب

نباوٹ کی مشہود تہی جو امیر — ہوئی سال بہر مین وہ بالکل فقیر

ہر اک شخص کا دیکہکر یہہ چلن — مجہی یاد آتا ہی قول حسین

کسی پاس دولت یہہ رہتی نہین — سدا ناو کاغذ کی بہتی نہین

تونگر ہین خفت سی ایسی ذلیل — کہ ہی نام قارون لقب ہی بخیل

رہین کیون نہ دولت کو پردہ نشین (?) — یہی تو ہین اون کی خزانی کی سانپ (?)

نہ تہہ تو سنی کچہہ نگر جہلین ستین (?) — بگاڑا ہی سکی کا شہ کی چلن

خزان پہ ہی یہہ زرد روئی سوار — گل اشرفی تک کی ہی ہی بہار (?)

قطعہ

پہر ہی دم مین اختر سی یون آسمان — نہ باقی رہی فوج تک کا نشان

کہان ہی جلوس اور کہان ہی وہ شاہ — کہان ہی وہ لشکر کہان ہی سپاہ

زوال کر نہ بہو وہ ایسی کلام (?) — ذرا ہوش مین آ یہہ ہی وہ مقام

بیک گردش چرخ نیلوفری
٦ نہ نادر بجا ماند نی نادرے

بہت کام کچھ عقل و تدبیر کا
پڑا ہی بڑا پیچ تقدیر کا

کہاں اب سپہر وہ آرام ہی
مچا گھر مین حضرت کی کہرام ہے

یہہ کہکر محل اوسکو کرتی ہین یاد
بقول امانت خجستہ نہاد

میرا مجھسی معشوق ہی چھٹ گیا
میرا راج اس دیس مین لٹ گیا

خزان دیدہ ہی لکہنو کا چمن
گیا اپنی غنچی سی وہ گلبدن

یہہ حسرت سی لالہ ہوا داغدار
چلی خار صحرا پہ وہ گلعذار

گلی مین ہی قمری کی طوق سیاہ
عیان سرو موزون سی ہی شکل آہ

چمن مین جو بلبل کرتی یہہ بیان
اوٹھی آتش گل سی بیشک دہوان

گئی باغمین جب گئی وضعدار
قطعہ تو سیر چمن سی ہوا دلکو خار

روش پر جو دانا اکٹھی ہوی
انار ونسی کیا دانت کہٹی ہوئی

وہ کیلونکی جہرمٹ جو دیکھی تباہ
اکیلی وہ کیلی نی مانگی پناہ

نظارہ بلا ہوگیا سیب کا
بہی پر ہوا شبہہ آسیب کا

نباتات انگور دل داغ سی
شریفونکو یہہ پہل ملا باغ سی

گلستان مین سنبل کو ہی پیچ و تاب
پی آمد شاہ عالیجناب

نہین دیدکا کوئی امیدوار
یہان تک کہ نرگس کو ہی انتظار

ہوا تاج شاہی سی جو دور ہی
گہر کی جگر مین بہی ناسور ہے

نہین ہی کرن گرد مہر منیر
جگر پر یہہ پیوست ہین غم کی تیر

ہوا ظلم اختر پہ جب اسقدر
کلیجہ ہوا ماہ کا داغ آذر

بس اب رحم کر جلد کیا دیر ہی
وہ روشن ہی مجھپر جو اندھیر ہی

ہمہ وقت ہم ز جبر زمان
بنالند و از گردش آسمان

ملال اتنی ہوتا ہی ہمکو سوا — کہ آخر کو انجام ہوئی گا کیا
جو بی ہو کر دن مین ہین بار فگار — وہ یون ہین گلون مین ہو جسطرح خار
غرض سب سی شہ پہر دوبارا ملے — عزیزونسی یوسف ہمارا ملے
محل مین اوسیطرح شادی رچے — مبارک سلامت کا پہر غل مچے
لہی پہر چمن شہ کا دربار ہو — اوسیطرح پہر شہر گلزار ہو
گرانی کا ہی ابتو ایسا رواج — زمانی مین عنقا ہوا ہی اناج
رعیت کو فاقو مین ہی یہہ خیال — کہ کچھہ کہا کی سوئی بی قیل و قال
پڑی ایسی مہنگی کہ عالم لٹا — گیا جو عدم کو وہ سستا چھٹا
جو فیاض و دانا لٹاتی تہی زر — وہ دانا زدہی پیرہن باندہی کمر
غنی دیکہی زر حق پہ شاکر ہوا — دلی حب دولت سی کافر ہوا
سمجھا ہین نکتہ یہہ سب نکتہ سنج — وہ قارون ہی جو پاس رکہتا ہی گنج
دلیرونکی یہانکی صفت کیا کرون — بہاتی تہی آکر مین لاکھون کا خون
بسوروٹ کا اونکی یہا حال ہی — کہ صورت دیکہانا بہی اشکال ہی
اوٹہا یا نہین اتی یہان کچھہ فساد — کہ تہا اونکو یہہ شعر پہلی سی یاد
نہ ہرجا ہی مرکب توان تاختن — کہ جاہا سپر باید انداختن

شکایت محرومی طالع اپنی کی عدم باریابی جناب عالمیان مآب حضرت سلطان عالم

چو بکدر کی ساتھون پردہ نشین کہے — ولیکن تمنا یہہ دلمین رہے
زمانی کو حضرت نی بخشی خطاب — ہوا بزم شہ مین نہ مین باریاب
خیال قدسیوس ہر آن تہا — مجہی تو لسی یہہ ارمان تہا
کہ سلطان عالم کی پہنچون قریب — نہ دیدار گل شہ بلبل نصیب
اب اتنا کوئی جا کی شہ سی کہے — کہ کب تک جدائی کو فرقت سہے

عجب کیا اگر کارسازی کرے
وہ خورشید ذرہ نوازی کرے

نماید فزون عزت وجاہ را
کہ از مہر پرتو بود ماہ را

خدایا کہین جلد وہ پہر کی آئے
تو فرقت یہہ احوال فرقت سنائے

سبہونکو تو ہی نوکری کا الم
ہمین ہی فقط شہ کی جانی کا غم

کہ تہا کچہہ تعلق نہ سرکار سے
نہ واقف تہی ہم شہ کی دربار سے

مگر عیش و عشرتمین با یکدگر
خوشی سے تہی اوقات ہوتی بسر

سو وہ اس زمانی مین دشوار ہی
خیال اپنی عزت کا بیکار ہے

جانا طرف لندن کی جناب عالیہ متعالیہ کا معہ مرزا ولیعہد بہادر اور جرنیل صاحب بہادر کی اور بیان تلاطم دریای شور کا

یہان کی تباہی تو ہی سب عیان
سنو اب کچہہ اہل سفر کا بیان

اسیرون نی دست تاسف ملے
اقارب جو سلطان کی لندن چلی

گئی اسطرح وہ پریشان سے
اوڑی جیسی بلبل گلستان سے

یہان چھوڑ تنہا سلیمان کو
سدہاری پری رو پرستان کو

سنا جسنی کہنی لگا الحذر
عیان اس سفر سے ہی شکل سقر

چلین جبکہ لندن کی جانب جناب
سبہون نی صدا کی یہہ ملکہ شتاب

کمربستہ خدمت مین ہر جبین سے
وہ جاتی پرستان کو بلقیس ہے

مقام اپنی کرتی گئی جابجا
رہی رہ نوردی مین صبح و مسا

غرض منزلین چاہ سی با تمیز
رہی پہلی یوسف کی ساری عزیز

لی آبرو سہکی رنج و محن
وہ سب درشہوار پہونچے عدن

سب آئینہ رو تہی حیران سے
حلب مین لیا گہر بڑی شان سے

ہوا جبکہ دریا کا او نکو سفر
شنا بیچ آبی اسیر و شنا گہر

اگنبوٹ پہ جب گذارا کیا / تو ساحل نی اونسی کنارا کیا

کہون کیا سفر کی مصیبت بیان / کہ چشمونسی ہوتی ہین آنسو روان

وہ گرمی کا موسم وہ آندہی کا ڈر / وہ ہر جا تلاطم کا خوف و خطر

وہ موجونکا ہلنا ہوا کا وہ زور / وہ طوفان کا اوٹہنا وہ دریا کا شور

جہاز انکا ہوتا نہ کیونکر روان / کہ تہی چادر اشک کی بادبان

وہ موجون سی کیونکر نہ رکہتا گریز / دہوان اوسکو آہونکا کرتا تہا تیز

کسی کو وہ تمکین تہی اوسپر سوار / وہی اوسکی لنگر تہی وقت قرار

سر شام روشن یہہ تہا اوسکا حال / کہ پانی پہ ظاہر ہی عکس ہلال

بہ آہ و زاری دعا کرنا جناب عالیہ متعالیہ کا واسطی استرداد ملک کی اور بیان حال صعوبت سفر کا درگاہ جناب باری مین

بہاتی ہین چشمون سی دریا ہین اب / یہہ رو رو کی کہتی ہین اکثر جناب

پہرا شہر در شہر رشک قمر / بہری جا بعالم کا نور نظر

غم راہ دریا سی دل ہو بری / ذرا خضر کرنا میری رہبری

دعا ہی یہی اے خداوندگار / میرا قلزم غمسی بیڑا ہو پار

بس اب کون حامی ہی تیری سوا / ذرا تو ہی اسوقت ہو ناخدا

جلا آتش غمسی میرا جگر / وبال اسکا جائیگا آخر کدہر

چراغی کہ بیوہ زنی برفروخت / بسی دیدہ باشی کہ شہری بسوخت

خطر منزلو مین ہی آفات کا / فقط ہی بہروسا تیری ذات کا

ندارم بجز از تو فریادرس / توئی عاصیان را خطا بخش و بس

گناہون مین عالم ہی یارب سیاہ / خوش اختر بسر ہو میرا بادشاہ

بلا مین میرا گو کہ دل قید ہے / رہائی کی پر مجہکو امید ہے

غضب ہی کہ یون گہر کی دولت لٹے
اسے اُجہسی سلطان عالم چہٹے

زمانی کا گر اب یہی طور ہی
تو اک عرض تجہسی میری اور ہی

قطعہ بند

اگر دعو تم رد کنی ور قبول
من و دست و دامان آل رسول

گران دلپہ اطلس ہی افلاک کا
نہین ہوش باریک پوشاک کا

مقفل ہوئی جو کہ اسباب مین
وہ اب تہہان آئی ہین کمخواب مین

جو شبنم ہی حاضر نہ آب روان
مگر ایک پانی کی چادر ہی یہان

بسا گہر جو سیر احمد سی لٹا ہی
وہ اجڑا خدایا سزا اسکی پا ہی

سدا غم مین وہ جان کہو یا کری
ہوا پہوٹی قسمت کو رویا کری

عدو سیر ہی یوسف کا ہو جو شہریر
ہمیشہ رہی چاہ غم مین اسیر

جلین جسکو اختر کی ہو اوج سے
وہ زنجیر پہنی سدا موج کے

جسی رشک ہو مال و اسباب کا
پڑی طوق گردن مین گرداب کا

کری گشتہ غم یہ کیا اشتکار
کہ پاری سی دل ہوا سو بیقرار

قرین شاہزادی ہین شہ دور سے
یہان تو ہین آنکہین وہان نم رہی

سمندر جو فرقت کا بانی ہوا
اسی شرم سی پانی پانی ہوا

پہ مرجان اوسکی ہین لخت جگر
صدف چشم ہی اور آنسو گہر

اوچہلتی نہین مچہلیان متصل
تڑپتا ہی افسوس سی اسکا دل

زبانی اگر موج کی یہ سنے
یقین ہی حباب اپنی سر کو دہنی

نظارہ زمین کا بس اب خواب ہی
غرض چار سو عالم آب ہے

کہین جلد خالق وہ دن پہر دکہائے
گئی سلطنت پہر میری ہاتہ آئے

کدورت میری دل کی سب دور ہو
بس اب زنگ آئینہ کا نور ہو

پہنچنا جہاز کا قریب ساحل کی اور دکہائی دینا لندن کا

قلق سی طپیان تھی ہر اک تن مین جان ۱۱ صدا ما نجھوت فی یہہ دی ناگہان
کہ وہ شہر لندن نمودار ہے — وہ بستی وہ کوچہ وہ بازار ہے
یہہ سنتی ہی ہلچل پڑی ایکبار — کیا سب نی شکر خداوندگار
ازل سی وہ بندونکا ہی کارساز — سر دست لندن مین پہونچا جہاز
لگین بگہیان آکی ساحل کی پاس — سب اوتری اگنبوٹ سی بی ہراس
وہ نکلی جہاز اپنا یون چھوڑ کر — صدف سی نکل آئین جیسی گہر
قدم چومتی آبرو بار بار — کیئی اپنی موتی صدف نی نثار
زبان سی دعا موج دینی لگے — بلائین صبا بڑھ کی لینی لگے
کناری پہ چہمی قدم آب نے — کیئی سو طواف اونکی گرداب نی
جدا ہوتی دیکھی جو کرد ملال — حبابون نی دی اپنی ٹوپی اچھال

مطلع ہونا ملکہ معظمہ انگلستان کا تشریف آوری مرزا ولیعہد بہادر اور جناب عالیہ متعالیہ سی اور پہنچنا انگریزونکا پیشوائی کی لیئی اور آجانا واسطی دربار کی

پس اتنی مین ملکہ کو پہونچی خبر — کہ آیا ہی شاہ اودہ کا پسر
جوان و جوان بخت روشن ضمیر — بدولت جوان و بہ تدبیر پیر
یہ سنتی ہی نکلی سب سی کہا — ابہی اوسکو لاؤ یہان بر ملا
کہ پیشوائی کو جاؤ شتاب — کہ آیا ولیعہد عالی جناب
جہاز لانے بڑھی شایان سے — تزک سی تکلف سی سامان سے
ولی کیا کہ دل ہی بڑا اپنا فقیر — کہ جانا ہی دربار مجکو ضرور
اونہین بر محل لاکی باعز و شان — تکلف کار ہی کو دینا مکان
اگر کچہ کہین سلطنت کا وہ حال — جواب اونکو دینا کہ دیجی سوال
بیان اپنی روداد ساری کرین — سرِ معرکہ رو بکاری کرین

یہہ کہہ کر روانہ ہوئی ایکبار | ۱۲ | چلی صحن گلشن سی باد بہار

آنا انگریزونکا واسطی استقبال ولیعہد بہادر کی اور آگاہ کرنا انکی ملکہ کو

یہہ ملکہ سی سنکر بصد افتخار — فرنگی سب آئی ذوی الاقتدار
جھکی سرو قد پہلی تسلیم کو — ادب سی بجا لائی تعظیم کو
مودب یہہ سب نی کہے گفتگو — کہ ملکہ کو ملنی کی تھی آرزو
ملے کچھ ضرورت سی با عز و شان — ہوئی ہی وہ دوری کی خاطر روان
سو اب آپ تکلیف کر کی شتاب — چلین شہر مین تا کہ ہون کامیاب
حکومت کی ہین آپ امیدوار — عطا پھر کری ملک پروردگار
اگر ناخن غم سی سینہ ہی ریش — چلین آپ دعوی کرین اپنا پیش
ہوا ہمکو خدمت مین حاصل نیاز — وہان چلکی اب کیجی سرفراز
کہین کیا سوا اسکی لاچار ہین — کہ ہم سب دعاگو نمکخوار ہین
اوہنون نی یہہ کی عرض جب بار بار — لگا کہنی شہزادہ نامدار
مصیبت مین گو اب گرفتار ہون — چلو خیر چلنی پہ طیار ہون

چلنا مرزا ولیعہد بہادر کا طرف شہر کی اور دعا دینا مردمان سوار کا

یہہ ارشاد کر کی ہوا وہ سوار — جلو مین چلی ساتھہ سب [illegible]
عصای زری لیکی سب چوبدار — یہہ کہتی تھی باہم مین و بسیار
یہہ چرخ آئی نہ کچھ دلپہ میل — ہمیشہ یہہ اختر کا چمکی سہیل
رہی فتح شامل قدم با قدم — جہان مین بڑہی اسکا جاہ و حشم
ہمین مہربانی کی امید ہی — کہ اختر نگر کا یہہ خورشید ہی
سنی جب سواری مین یون سب نی دم — گیا گھر سی باہر نکل کر ہجوم
یہہ کہنی لگی ہو کی بی اختیار — سدا تو جہان مین رہی برقرار

داخل ہونا شہزادیکا شہر مین و تعریف کرنا اس نگر کی

غرض وہان سی ایک پل مین باکر — ہوا داخل شہر وہ نامور
نظر جبکہ آیا وہ عالی جناب — کیا جھک کی مجرا سبھون نی شتاب
دعا دی یہہ پہر سب نی نزدیک و دور — سلامت رہین تا قیامت حضور
یہ جاہ و حشم سب سی بالا رہی — جہان مین سدا بول بالا رہی
غرض شہر کی سمت کر کی نگاہ — لگا کہنی یہہ سب سی وہ رشک ماہ
پری ہی ہر اک حسن کی شان سی — یہہ ہی بڑہ کی بیشک پرستان سی
بہرا لالہ رویون سی بازار ہی — گلون سی چمن سب یہہ گلزار ہی
اگر دیکھتی یہان کی قصر بلند — فریدون و کسریٰ بہی کرتی پسند
غرض وجد مین آکی وہ نامدار — ہر اک سی یہہ کہتا تہا با صد وقار
طبیعت ہوئی دیکھ سی شاد ہی — نئی طرح کا شہر آباد ہی
ہر اک چیز دیکھی جو وہان کی تمام — ہوا شاد شہزادہ خوش خصال

فروکش ہونا مکان شاہی مین حسب حکم ملکہ کی کہ نہایت آراستہ تہا

بس القصہ تہا اک مکان — وہان دختر یوسف کا سب کاروان
عجب ایک بنگلہ تہا وہ خوشنما — کہ آتی تہی باغ جنان کی ہوا
فدا ہوتی ہی دیکھ کر اوسکو حور — اوسی خلد کہنا ہی بیشک قصور
سفید اوسکی تہی جتنی دیوار و در — مصفا تہی مانند روی قمر
لکہین تہین وہ تصویرین اوسمین تمام — کہ بہزاد و مانی کا روشن تہا نام
ستون ساری تختی تہی کشمیر کی — تہال اوسمین گلشن تہی تصویر کی
تہی ایسی انگوٹہی آبدار — صدا جیسی عقد ثریا نما

کبھی میکشونکی جو پڑتی نظر ۔ بہ کیف اوسی توڑتی تاک کر

قرینی کا تھا فرش مسند سی تیز ۔ کسی جا پہ کرسی کسی جا پہ میز

لگی تھی کنول ہر طرف بیشمار ۔ زمین پر تھی مردنگیون کی قطار

اور اک سامنی نہر با آب و تاب ۔ سبق بردہ بر چشمۂ آفتاب

جو بہوتی سی کوثر نظر آکے کری ۔ سدا چاہ مین اوسکی پانی بہری

اوسی سی صدا بحر کی آبرو ۔ اوسی کی ہر اک نہر کو جستجو

چمن گرد تھی اوسکی شاداب گل ۔ ولایت کی سیوتی نزاکت کی گل

ہر اک نخل تھا وہان سجتی سی پہل ۔ سنواری تھی سنبل نی کنگہی سی بال

گلو ٹیسی چمن تھی وہ باغ و بہار ۔ شجر پر چہکتی تھی بلبل ہزار

وہ ہنگامہ قمری کی فریاد کا ۔ اگر تاب جو وہ شمشاد کا

سوا اسکی آتا نہین کچھہ ہی بن ۔ لگاؤن مین یہہ ایک شعر حسن

وہ جہک جہک کی گرنا خیابان پہ ۔ نشی کلہا عالم گلستان پر

نظر جبکہ آتی وہ چشم سیاہ ۔ تو نرگس لگاوٹ سی کرتی نگاہ

سنور جو وہ روی تابان ہوا ۔ اگر نخل سرو چراغان ہوا

نہ کیون وصف گلشن سی ہو لکہنا ۔ یہان تو خزان اوس یہان ہی بہار

مین ہون بیکلی سی نہایت ملول ۔ ابھی سی گئی ہاتھہ اور پاؤن پہول

لگی رہتی باہم جو وہ گلبدن ۔ دوبالا ہوا اوسنی لطف چمن

بدن سبکی کانٹا جو تہی خار سی ۔ خلش تھی اونہین سیر گلزار سی

ہر اک بیکلی سی جو غمناک تھا ۔ جگر سب کا مانند گل چاک تھا

پتنگ آگی ہر گل جو نالان ہوا ۔ قفس بلبلونکو گلستان ہوا

آنا چند انگریزونکا واسطی ملاقات مرزا ولیعہد بہادر و اظہار اقبال کی

اور اونکی حال پر بہت افسوس کر کی تشفی اور دلاسا دینا

ملکہ اب مین پایا خوشی کا ہون طور ۱۵ کھلا اک شگوفہ یہہ آخر مین اور
فرنگی گئی پاس اوس گل کی چند کہ تہا اونکا رتبہ سبہون سی بلند
اونہون نی جو شہزادی پر کی نظر حسن کا ٹہا شعر با چشم تر
یہہ حسن و جوانی اور اسیر یہہ غم ستم ہی ستم ہی ستم ہی ستم
غرض سب نی شہزادی کی جا کی پاس کہا اب ہماری یہہ ہی التماس
ملال اپنی اب دور سب کیجیی بدستور پہر سلطنت لیجیی
یہان کیجیی آپ سیر چمن پہری جب تلک ملکہ سیمتن
یقین ہی جو ملکہ تلک جائینگے وہی ہوگا جو آپ فرمائینگے
یہہ کہہ وہ تو رخصت ہوی سب اوٹہ کر او پر یہہ لگی رہنی باکید گر
ہوئی کچہہ تسلی رہا کچہہ الم لگا کہنی سب سی وہ عالی ہمم

دلاسا دینا فرنگیون کا اور بیان کرنا فرزاد سپہہ بہادر دام اقبالہ کا حال تباہی اور بربادی ملک اپنی کا مجمع احباب مین

ہمین ہی جب اس در پہ جانا تہا تو پہر کیا رعیت کا وہان ہوگا حال
سفر کر گئی ہم آہ کس حال سی محرم وہان ہوگا اک سال سی
ہزارون نی بیٹہی دی ہونگی چہوڑ مری ہونگی لاکہون ہی سر اپنی پہوڑ
ہزارون نی وہان پہر رفع محن کیا ہوگا گہر کی جلانی وطن
بہت ہونگی آمادہ دینی پہ جان بہت ہونگی محتاج از بہر نان
ہزارون ہوی ہونگی گوشہ نشین ہزارون نی دی ہوگی جان حزین
ہماری جو تہی عہد مین وہان امیر یقین ہی ہوئی ہونگی اب وہ فقیر
ہر اک بہلی کہتی تہی جو بد نہاد کرینگی وہ اس عہد مین ہمکو یاد

ہمین یہان کا رہنا بہت اب ہی شاق ۔ کہ ہی ملک کی دید کا اشتیاق
نہین وہان کی مطلق ہمین کچھہ خبر ۔ مصیبت پڑی ہوگی کیا شہر پر
عمل سی نصارا کی ہونگی بہ تنگ ۔ ہوا ہوگا سبکو وہ قید فرنگ
مگر دیکھئی اب پہونچتی ہین کب ۔ ہماری وہان منتظر ہونگی سب
وہان سب حسینونکو ہوگا ملال ۔ نہ وہ حسن ہوگا نہ اوسمین جمال
لگاوٹ ادا غمزہ جادوگری ۔ یہہ کچھہ اونمین باقی نہ ہوگا ذری
گئی ہوگی چہرونکی یون آب وتاب ۔ خزان سی ہوئی پژمردہ جیسی گلاب
ہمارا ہر اک باغ ہوگا اوجاڑ ۔ شجر ہوگئی ہونگی بڑھ کر پہاڑ
چمن سی گئی ہونگی سب باغبان ۔ رہا ہوگا باقی نہ گل کا نشان
پڑی ہوگی نرگس کی انکھون مین خاک ۔ جگر ہوگا غنچے کا غیرت سی چاک
جو نہرین روان تہین وہان آبدار ۔ بہی ہونگی سکتی سی آئینہ وار
ستم ہوگا بلبل پہ صیاد کا ۔ سدا سامنا ہوگا جلاد کا
پریشان گئی ہونگی سنبل کی بال ۔ بہار اپنی ہوگی اوسی بہی بحال
بپا ہوگا محشر میان چمن ۔ مسل ڈالی سوسن کی نیلا بدن
ہماری اوسی ہوگا فرقت [illegible] ۔ [illegible] سی پر اب وہ ہوگی بہار
تبری ہر اک سرو کو خار سے ۔ کیا ہوگا آزاد گلزار سے
ہماری ہوا مین وہان بید ملا ۔ ہوئی ہوگی برباد فریاد [illegible]
نہ تہی آتش گل سی بلبل کو تاب ۔ ہوا ہوگا جلکر کلیجہ کباب

دعا دینا سبہونکا حکایت سنکر اونکی شکر حق مین ہر ایکہی

جب یہ سطح وہ کہہ چکا نامور ۔ تو یہہ عرض کی سب نی باچشم تر
غم از گردش و شکایت مباد ۔ ز اندیشہ بر دل غبارت مباد

رہی اوج پر تیری اختر کا بخت — ابد تک رہی ملجائی پہر تاج و تخت

[illegible] ہو جائی رنج و محن — ہمیشہ رہی سایۂ پنجتن

تیری بزم کا جام خورشید ہو — جو ساقی تیرا ہو تو جمشید ہو

مکاندار ہو گہر کا قیصر تیرے — بنی در کا دربان سکندر تیری

جہاں مین ہوں برباد تیری عدو — یہی ہی تمنا یہی آرزو

رہین تیری پہولی پہلی سب مین — کہ ہین ہم دعا گو بقول حسن

رہین شاد و آباد کل خیر خواه — رہین اس گہرانی کی دشمن تباه

وہ القصہ کرتا تہا یہہ ذکر جب — تو یون اوسکو دیتی تسلی تہی سب

جو کچہہ تو نی فرقت سُنا وہ کہا — اوٹہا ہاتہہ اب حق سی کر یہہ دعا

سبہو نیر ہو فضل الٰہی شتاب — کرین اب ملاقات ملکہ جناب

مدد کار ہون جانعالم کی بخت — خدا پہر کری صاحب تاج و تخت

قطعہ تاریخ مثنوی ہذا از نتایج افکار شاعر بیمثال فخر شعرای با صفا وجال رونق وه بازار سخن جناب سید آغا حسن متخلص بہ امانت دام برکاتہ

کہا سہرا خوب فرقت نی [illegible] — دوبالا ہوئی شوکت و شان عالم

اسی طرح کی ہر دلکو ہوئی ہی صحبت — ہوئی [illegible] فرقت ہی دربان عالم

صفائی جو سب اس کی دیکہی سراسر — بنی آئینہ چشم حیران عالم

امانت نی کی سال کی فکر جسدم — جگہہ ملگئی پہر بساط [illegible] عالم

نکل آئی تاریخ اصلاح لب سے — یہہ سہرا دولہن کی مثنوی ہی جانعالم

قطعہ تاریخ عملوی فصاحت و بلاغت حسن لطافت خلف الرشید سید امانت

مثنوی کیا خوب فرقت نی کہی — دیکہنی کی شاعر و نکو ہی ہوس

غلغلہ ہی شہر مین تعریف کا — لوگ دم بہرتی ہین اسکا ہر نفس